سوال

(156) گائے کا عقیقہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گائے کا عقیقہ جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو سات حصے شمار کیے جایئں گے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گائے کا عقیقہ کسی حدیث میں مجھے یاد نہیں۔ پھر شرکت تو اور بھی قابل ثبوت ہے قربانی میں گائے لگتی ہے۔ مگر عقیقے کا حکم خاص ہے۔ جس کی بابت فرمایا عن الغلام شاتان لڑکے سے دو بکریاں ذبح کی جایئں۔ (29 ذی قعدہ 39 ہجری)

تعاقب

بقرہ ماجزائے بقر عقیقہ میں آپ کو تردد ہے لہذا ثبوت پیش خدمت ہے۔

باب العقیدۃ عون المعبود ص 65 حدیث عند الطبرانی وابی الشیخ عن انس رقعہ یعق عنہ من الابل والبقر والغنم ونقلہ ابن المنزر ص 25 عن حفصۃ بنت عبد الرحمان بن ابی بکر وا لجمھور علی اجزاء الابل والبقر

(فتاویٰ نذیریہ ص 448) باب العقیقہ میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے ہے وسبع البقر ولبدنۃ کشاۃ۔ (از حکیم عبد الرزاق آمنسوال ومولانا ابوالقاسم بنارسی مرحوم)

مفتی

اس اطلاع کےلئے آپ اور مولوی ابو القاسم بنارسی شکریہ کے مستحق ہیں گائے کا عقیقہ جائز ہے۔ (الحدیث سوہدرہ 16 مئی 1952ء)

تعاقب۔ بر تعاقب اور پھر اس کا جواب۔

نوٹ۔ تعاقب کا ملخص بھی چونکہ جواب تعاقب میں آگیا ہے۔ اس لئے اس کی نقل ضروری نہیں سمجھی گئی۔ (راز) (از قلم جناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی رحمۃ اللہ علیہ)

اخبار اہل حدیث 10 اکتوبر ص 13 پر ایک طویل تعاقبی مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں طبرائی صغیر کی حدیث (گائے۔ اونٹ۔ عقیقہ میں ذبح کرنے کے جواز والی) کے ہر راویوں پر جرح نقل کی گئی ہے۔ یہ ساری بحث ایک اردو رسالہ سے نقل کی گئی ہے۔ جو اس باب میں کچھ عرصہ ہوا ایک مولوی صاحب نے بنگال میں شائع کیا تاھ۔ یہی جرحیں مولوی عبد الحنان صاحب دلاپوری نے بھی 1921ء میں اخبار اہل حدیث میں شائع کرائی تھیں۔ میں نے انہی دنوں اس مسئلے پر ایک بلیط مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع کرایا تھا۔ جس میں نہایت تفصیل سے ان تمام اعتراضوں کا جواب دیا تھا۔ جن کو اب مولوی عین الحق صاحب دلال پوری نے دوبارہ اخبار اہلحدیث میں شائع کرایا ہے۔ اور اس کے مالہ وماعلیہ پر معقول بحث کی جاچکی ہے۔ میں نے لکھا تھا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ جو اصول حدیث کے بھی مصنف ہیں۔ اور اسماء الرجال کے بھی جن کی شرح نخبہ سے اب بھی متعاقب نے استدلال کیا ہے۔ جنھوں نے زہبی کی میزان الاعتدال پر لسان المیزان لکھی ہے۔ اور اس میں راویوں پر وہ تمام جرحیں مرقوم ہیں۔ جو متعاقب نے لکھی ہیں۔ باوجود اس بات کے علم کے وہ حدیث مذکور کو فتح الباری میں نقل کرتے ہیں۔ اور کسی راوی پر کوئی جرح نہیں کرتے۔ اور مقدمے میں لکھ چکے ہیں۔ کہ شرح بخاری میں جن احادیث کو میں بغیر جرح کے نقل کروں گا وہ صحیح ہوگی یا حسن۔ علاوہ ازیں اسی حدیث کے راوی انس اپنے بچوں کے عقیقہ میں اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عقیقہ میں اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الودود باحکام المولود میں بالتفصیل نقل کیا ہے۔ پھر جمہور محدثین کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔ اور دلیل وہی حدیث آخر میں حضرت میاں صاحب کا بھی فتویٰ (فتاویٰ نزیریہ جلد دوم ص 448 راز) بھی یہی ہے۔ اور جرحیں سب کی سب مبہم اور غیر مفسر ہیں۔ تو کیونکر حدیث مذکورہ مردود ہوگی۔ یہ ساری بحثیں اخبار اہلحدیث جلد 19۔ نمبر 238 دسمبر 1921ء نمبر 5 نمبر 23 ونمبر 34 ونمبر 35۔ 366۔ 37۔ 38۔ 39 از 9 جون 1923ء سمہ تا 28 جون 23ء میں شائع ہوچکی ہیں۔ جن صاحبوں کے پاس مزکورہ پرچے موجود ہوں۔ وہ ان میں دلال پوری صاحب کے اعتراض کا شافی جواب ملاحظہ کرلیں۔ اور حضرت فاضل مدیر اہل حدیث اگر مناسب سمجھیں تو اس مضمون کو کسی پرچہ میں شائع کردیں۔ غرض متعاقب کے تعاقب سے کوئی صاحب دھوکہ نہ اٹھایئں۔ ان کی ساری جرحیں مرفوع ہیں۔ (نوٹ) کوئی صاحب متعاقب کا اصل مضمون ملاحظہ کرنا چاہیں تو وہ اہلحدیث 10 اکتوبر 3019ء پھر 17 اکتوبر 30ء ملاحظہ کریں۔ (راز)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 130

محدث فتویٰ